http://www.NastaliqOnline.ir

سورة الکهف

آیات ۷۷- ۸۲

اقبال

فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰىٓ اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ۨ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا
فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ
هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾ اَمَّا
السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ
مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ
يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ ﴿٨٠﴾ فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ
رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَ
كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً
مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ ۧ

مطالعہ حدیث

- عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، أَنَّهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " أَلا أَدُلُّكَ عَلَى مِلاكِ هَذَا الأَمْرِ الَّذِي تُصِيبُ بِهِ خَيْرَ الدُّنْيَا ؟ عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ أَهْلِ الذِّكْرِ ، وَإِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللَّهِ ، وَأَحِبَّ فِي اللَّهِ ، وَأَبْغِضْ فِي اللَّهِ . . .

- حضرت ابورزینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا میں تمہیں اس امر یعنی دین کی جڑ نہ بتادوں جس کے ذریعہ تم دنیا وآخرت کی بھلائی حاصل کر سکو تو سنو ان چیزوں کو تم اپنے اوپر لازم کرلو اہل ذکر کی مجالس میں بیٹھا کرو جب تنہا ہو تو جس قدر ممکن ہو ذکر اللہ کے ذریعہ اپنی زبان کو حرکت میں رکھو محض اللہ کی خوشنودی کے لئے دوست رکھو اور جس کو دشمن رکھو تو محض اللہ کی رضا وخوشنودی کے لئے دشمن رکھو۔ مشکوۃ المصابیح (جلد چہارم حدیث 953)

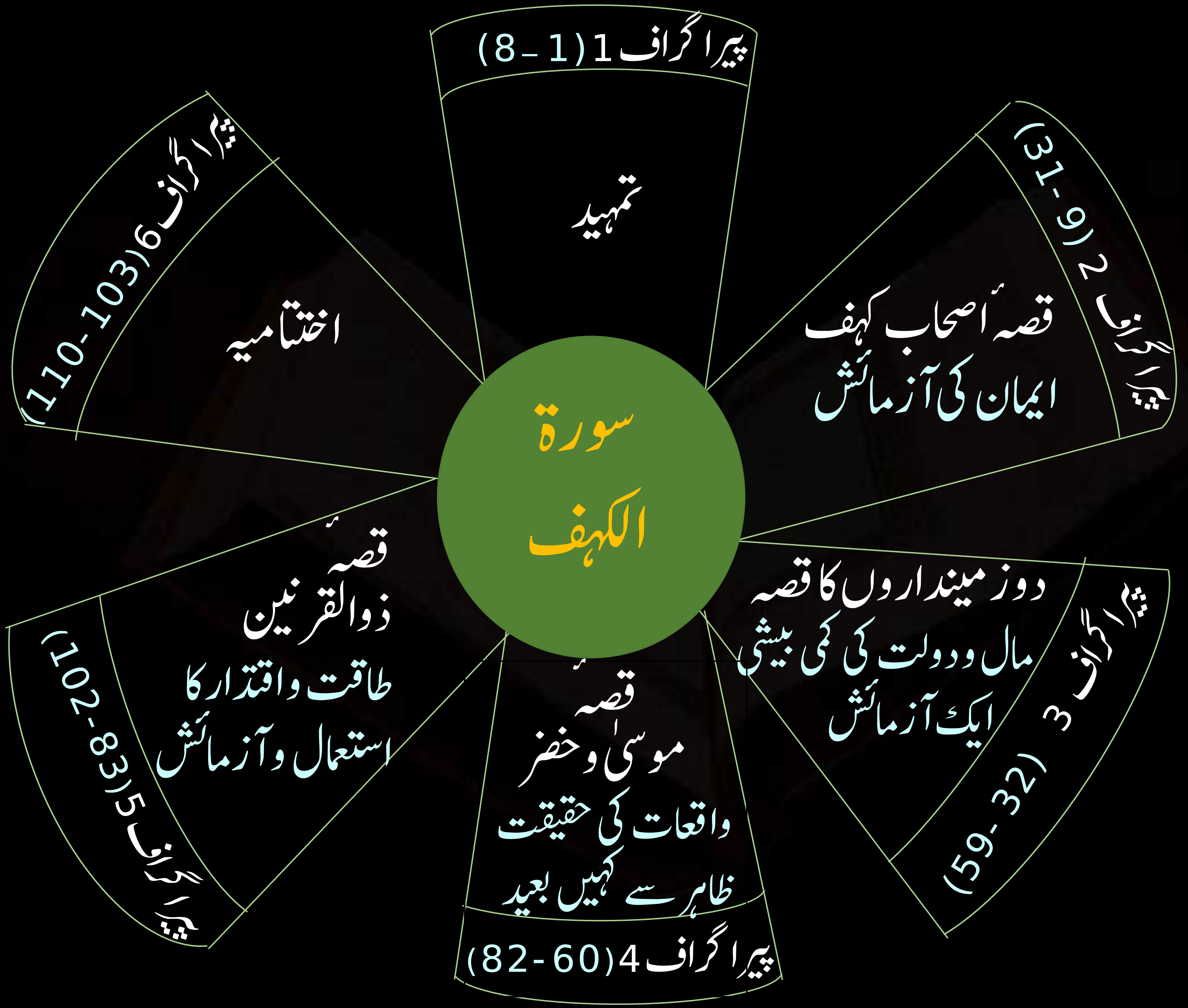
سورۃ الکہف
پیراگراف 1 (1 - 8)
تمہید
پیراگراف 2 (9 - 31)
قصہ اصحاب کہف
ایمان کی آزمائش
پیراگراف 3 (32 - 59)
دو زمینداروں کا قصہ
مال و دولت کی کمی بیشی
ایک آزمائش
پیراگراف 4 (60-82)
قصہ
موسیٰ و خضر
واقعات کی حقیقت
ظاہر سے کہیں بعید
پیراگراف 5 (83-102)
قصہ
ذوالقرنین
طاقت و اقتدار کا
استعمال و آزمائش
پیراگراف 6 (103-110)
اختتامیہ

فَانۡطَلَقَا ٚ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَیَاۤ اَہۡلَ قَرۡیَۃِ ۣ اسۡتَطۡعَمَاۤ اَہۡلَہَا فَاَبَوۡا اَنۡ یُّضَیِّفُوۡہُمَا

فَانۡطَلَقَا - پھر وہ دونوں چلے

حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَیَا - یہاں تک کہ جب وہ دونوں پہنچے

اَہۡلَ قَرۡیَۃِ - ایک بستی والوں کے پاس

اسۡتَطۡعَمَاۤ - (تو) دونوں نے کھانا مانگا

اَہۡلَہَا - اس کے رہنے والوں سے

فَاَبَوۡا - تو انہوں نے انکار کر دیا

اَنۡ یُّضَیِّفُوۡہُمَا - کہ وہ مہمان بنائیں دونوں کو

قصہ موسیٰ و خضر کی آیات کے اکثر الفاظ میں آخری الف تثنیہ (دو) کو بیان کرنے کے لیئے

فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُّرِيدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا

فَوَجَدَا فِيهَا - پھر دونوں نے پایا اس (بستی) میں

جِدَارًا - ایک دیوار کو (جو)

يُّرِيدُ اَنْ يَّنْقَضَّ - ارادہ کرتی تھی کہ گرپڑے

فَاَقَامَهٗ - تو انھوں نے کھڑا کردیا اس کو

قَالَ لَوْ شِئْتَ - (موسیٰ نے) کہا اگر آپ چاہتے

لَتَّخَذْتَ - تو آپ پکڑتے

عَلَيْهِ اَجْرًا - اس پر اجر

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهْلَ قَرْيَةِ ِۨ اسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا فَاَبَوْا

اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ

قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿۷۷﴾

پھر وہ آگے چلے یہاں تک کہ ایک بستی میں پہنچے اور وہاں کے لوگوں سے کھانا مانگا مگر انہوں نے ان دونوں کی ضیافت سے انکار کر دیا وہاں انہوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی اُس شخص نے اس دیوار کو پھر قائم کر دیا موسیٰؑ نے کہا" اگر آپ چاہتے تو اس کام کی اُجرت لے سکتے تھے"

http://www.NastaliqOnline.ir

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنِكَ‌ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاۡوِيۡلِ مَا لَمۡ تَسۡتَطِعْ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا ﴿۷۸﴾

قَالَ هٰذَا - اس نے کہا یہ ہے

فِرَاقُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنِكَ - جدائی میرے اور آپ کے درمیان

سَاُنَبِّئُكَ - جلد تمہیں بتائے دیتا ہوں

بِتَاۡوِيۡلِ - (اس کی) تعبیر

مَا لَمۡ - جو نہ

تَسۡتَطِعْ - تم کر سکے

عَّلَيۡهِ صَبۡرًا - اس پر صبر

http://www.NastaliqOnline.ir

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِىْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾

اُس نے کہا "بس میرا تمہارا ساتھ ختم ہوا اب میں تمہیں ان باتوں کی حقیقت بتاتا ہوں جن پر تم صبر نہ کر سکے

He answered: "This is the parting between me and you: now will I tell you the interpretation of (those things) over which you was unable to hold patience.

اقبال

اَمَّا السَّفِيۡنَةُ فَكَانَتۡ لِمَسٰكِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ فِى الۡبَحۡرِ فَاَرَدْتُّ اَنۡ اَعِيۡبَهَا

اَمَّا السَّفِيۡنَةُ - وہ جو کشتی تھی

فَكَانَتۡ - وہ تھی

لِمَسٰكِيۡنَ - کچھ ایسے مسکینوں کے لئے جو

يَعۡمَلُوۡنَ فِى الۡبَحۡرِ - کام (مزدوری) کرتے تھے سمندر میں

فَاَرَدْتُّ - پس میں نے ارادہ کیا (ارادہ، مرید، مراد)

اَنۡ اَعِيۡبَهَا - کہ میں عیب دار کردوں اس کو

وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّأْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿٧٩﴾

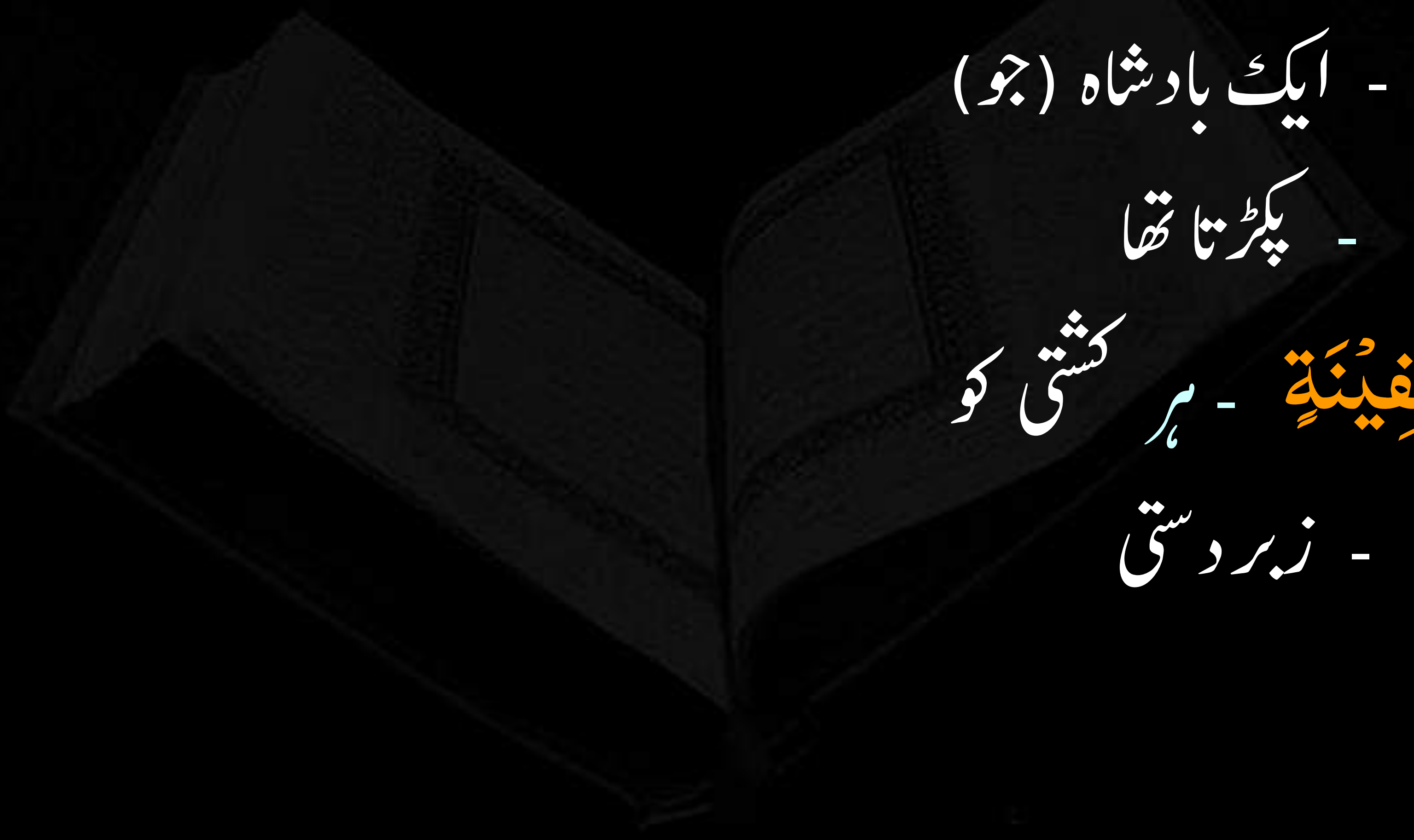

وَكَانَ وَرَآءَهُمْ - اور تھا ان کے پیچھے

مَّلِكٌ - ایک بادشاہ (جو)

يَّأْخُذُ - پکڑتا تھا

كُلَّ سَفِيْنَةٍ - ہر کشتی کو

غَصْبًا - زبردستی

http://www.NastaliqOnline.ir

أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُّ
أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ﴿٧٩﴾

اُس کشتی کا معاملہ یہ ہے کہ وہ چند غریب آدمیوں کی تھی جو دریا میں
محنت مزدوری کرتے تھے میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں، کیونکہ
آگے ایک ایسے بادشاہ کا علاقہ تھا جو ہر کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا

As for the boat, it belonged to certain men in dire want : they plied on the water: I but wished to render it unserviceable, for there was after them a certain king who seized on every boat by force.

اقبال

وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ۚ ﴿٨٠﴾

وَاَمَّا الْغُلٰمُ - اور وہ جو لڑکا تھا

فَكَانَ اَبَوٰهُ - تو تھے اس کے والدین

مُؤْمِنَيْنِ - (دو) مومن

فَخَشِيْنَآ - پھر خدشہ ہوا ہمیں

اَنْ يُّرْهِقَهُمَا - کہ وہ ڈال دے ان دونوں پر

طُغْيَانًا - سرکشی

وَّ كُفْرًا - اور کفر

http://www.NastaliqOnline.ir

وَ اَمَّا الۡغُلٰمُ فَکَانَ اَبَوٰہُ مُؤۡمِنَیۡنِ فَخَشِیۡنَاۤ اَنۡ یُّرۡہِقَہُمَا
طُغۡیَانًا وَّ کُفۡرًا ﴿ۚ۸۰﴾

رہا وہ لڑکا، تو اس کے والدین مومن تھے، ہمیں اندیشہ ہوا کہ یہ لڑکا اپنی
سرکشی اور کفر سے ان کو تنگ کرے گا

As for the youth, his parents were people of Faith, and we feared that he would grieve them by obstinate rebellion and ingratitude (to Allah and man).

اقبال

فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ اَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾

فَاَرَدْنَآ - پس ہم نے ارادہ کیا

اَنْ يُّبْدِلَهُمَا - کہ بدلے میں دے ان دونوں کو

رَبُّهُمَا - ان دونوں کا رب

خَيْرًا مِّنْهُ - زیادہ بہتر اس سے

زَكٰوةً - بلحاظ پاکیزگی کے

وَّ اَقْرَبَ - اور زیادہ قریب

رُحْمًا - بلحاظ مہربانی کے

کہ ان کا پروردگار ان کو بیٹا جو اس (پہلے جس کو قتل کیا گیا تھا) سے بہتر ہو

جو پاکیزگی میں اس سے بہتر اور شفقت میں اس سے بڑھ کر ہو

http://www.NastaliqOnline.ir

فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ اَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾

اس لیے ہم نے چاہا کہ ان کا رب اس کے بدلے ان کو ایسی اولاد
دے جو اخلاق میں بھی اس سے بہتر ہو اور جس سے صلہ رحمی بھی
زیادہ متوقع ہو

So we desired that their Lord would give them in exchange (a son) better in purity (of conduct) and closer in affection.

اقبال

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِى الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا

وَاَمَّا الْجِدَارُ - اور وہ جو دیوار تھی

فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ - تو وہ تھی دو لڑکوں کی

يَتِيْمَيْنِ - دو یتیموں کی

فِى الْمَدِيْنَةِ - شہر میں

وَكَانَ تَحْتَهٗ - اور تھا اس کے نیچے

كَنْزٌ لَّهُمَا - ایک خزانہ ان دونوں کے لیئے

وَكَانَ اَبُوْهُمَا - اور تھا ان کا والد

صَالِحًا - ایک نیک آدمی

فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنۡ يَّبۡلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَيَسۡتَخۡرِجَا كَنۡزَهُمَا ‌ۖ رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ‌ۚ

فَاَرَادَ رَبُّكَ - تو ارادہ کیا آپ کے رب نے

اَنۡ يَّبۡلُغَاۤ - کہ وہ دونوں پہنچیں

اَشُدَّهُمَا - اپنی پختگی کو

اشد: سن بلوغ- جوانی کی عمر- پورازور

وَيَسۡتَخۡرِجَا - اور دونوں نکالیں

كَنۡزَهُمَا - اپنا خزانہ

رَحۡمَةً مِّنۡ - رحمت سے

رَّبِّكَ - تمہارے رب کی

وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِیْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَیْهِ صَبْرًا ؕ ﴿۸۲﴾

وَمَا - اور نہیں

فَعَلْتُهٗ - کیا میں اس کو (یہ سب کچھ)

عَنْ اَمْرِیْ - اپنے حکم سے

ذٰلِكَ تَاْوِیْلُ - یہ ہے تعبیر (اس کی)

مَا لَمْ - جو نہ

تَسْطِعْ - تم کر سکے

عَّلَیْهِ صَبْرًا - اس پر صبر

http://www.NastaliqOnline.ir

وَ اَمَّا الۡجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيۡنِ يَتِيۡمَيۡنِ فِى الۡمَدِيۡنَةِ وَ كَانَ تَحۡتَهٗ كَنۡزٌ
لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوۡهُمَا صَالِحًا ‌ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنۡ يَّبۡلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَ
يَسۡتَخۡرِجَا كَنۡزَهُمَا ‌ۖ رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ‌ ۚ وَمَا فَعَلۡتُهٗ عَنۡ اَمۡرِىۡ‌ ؕ
ذٰلِكَ تَاۡوِيۡلُ مَا لَمۡ تَسۡطِعْ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا ﴿۸۲﴾

اور جو دیوار تھی سو وہ اس شہر کے دو یتیم بچوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا
خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا پس تیرے رب نے چاہا کہ وہ جوان ہو کر اپنا
خزانہ تیرے رب کی مہربانی سے نکالیں اور یہ کام میں نے اپنے ارادے سے
نہیں کیا یہ حقیقت ہے اس کی جس پر تو صبر نہیں کر سکا

اقبال

قصہ موسیٰ و خضر کے مباحث و اسباق

- یہ واقعہ اُس زمانے کا ہے جب حضرت موسیٰؑ کی قوم فرعون کی غلامی میں بدترین مظالم کا شکار تھی ایمان لانے والوں پر زندگی تنگ ہو گئی تھی
- مکہ کے حالات پہ انطباق۔ ایمان لانے والوں کے لیئے سبق ــ اللہ دنیا کے حالات سے بے خبر نہیں۔ حالات سازگار نہیں اس میں بھی اللہ کی مشیت کارفرما
- ظاہر بین نگاہ دنیا میں بظاہر جو کچھ ہوتے دیکھتی ہے اس سے بالکل غلط نتائج اخذ کرلیتی ہے کیونکہ اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی وہ مصلحتیں نہیں ہوتیں جنہیں ملحوظ رکھ کر وہ کام کرتا ہے
- اپنے خیالات، رحجانات، فیصلوں و مسلک کو قطعی خیال کرکے ان پہ اصرار کرنا درست نہیں۔ انسان اپنے تمام تر علم کے باوجود حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا

قصہ ٔ موسیٰ وخضر کے مباحث واسباق

- اگراس کائنات یااس کے کسی ٹکڑے کاانتظام محض انسانی ذہن پہ چھوڑ دیا جائے تو حقیقت تک رسائی نہ ہونے کے باعث کتنے فساد کااندیشہ ہے
- اسی کو قیاس کیجیئے انسان کے لیئے بنائے گئے الٰہی قانون اور انسانی قانون پر ! ....
- اہل ایمان کو اگر کوئی مصیبت جانی پہنچتی ہے تو اس میں بھی ان کے لیے کوئی خیر عظیم مضمر ہوتا ہے جس کو صرف اللہ ہی جانتا ہے اس وجہ سے اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ اس پر صبر کریں۔
- بندۂ مومن کو ظاہری حالات سے مایوس اور دلبرداشتہ نہ ہونا چاہیئے اس کا توکل ہمیشہ اللہ پر ہی رہنا چاہیئے
- اللہ تعالیٰ صالحین کی مدد کرنے کے لیے اسباب کے خلاف بھی معاملات کرتے ہیں گو بظاہر یہ اسباب عارضی طور پر ان کے خلاف ہوں، لیکن اپنے نتائج کے اعتبار سے معاملات کا فیصلہ آخرکار نیک بندوں کے حق میں ہوتا ہے (بچے کے قتل والا واقعہ)

قصہ موسیٰ وخضر کے مباحث واسباق

- مادی طرزِ فکر کو چیلنج
  - دنیا کے حادثات کی ظاہری شکل اور حقیقت الگ ہے
  - "حقیقت وہی ہے جو ہمیں نظر آتی ہے" یہ مادی فلسفہ ایک فریب ہے اور دنیا کی صرف مادی تعبیر پہ مشتمل ہے - یہ علمِ وحی، حقیقت، اور غیب پہ مشتمل ان تمام تعلیمات پہ خطِ تنسیخ پھیر دیتا ہے جس پہ اسلام کی عمارت کھڑی ہے
  - یہ قصہ اس بنیاد پر تیشہ چلاتا ہے اور اس کو ختم کر دیتا ہے
  - پردہ اٹھ جانے کے بعد تمام امور کے احکام بدل جاتے ہیں اور حکمتیں سمجھ آنے لگتی ہیں لیکن حکمت الٰہی یہی ہے کہ پردہ نہ اٹھے کیونکہ اِسی پردہ سے عمل کی ساری آزمائش قائم ہے اور ضروری ہے کہ آزمائش ہوتی رہے۔